بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آجکل ہانگ کانگ کی ایک کمپنی جس کا نام پے ڈائمنڈ (PAY DIAMOND) ہے، اس کے کاروبار کے بارے میں دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء کا ایک فتویٰ ہمارے پاس پہنچا ہے، اور مذکورہ کمپنی کے ساتھ وابستہ لوگ اس فتویٰ کو اپنے کاروبار کے جواز کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

(۱) : آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ مذکورہ کمپنی کا کاروبار شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) : یہ بھی تصدیق کرنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ فتویٰ دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء کا ہے یا نہیں؟

اور اگر یہ فتویٰ دارالافتاء کا نہیں ہے تو اصل فتویٰ کیا ہے؟ والسلام

دارالافتاء فتویٰ نمبر ۱۹۰۹/۵ مورخہ ۱۴۳۹/۶/۱۹ھ ۲۰۱۸/۳/۸

محمد شعیب ۔کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾......سوال میں ذکر کردہ "پے ڈائمنڈ (PAY DIAMOND COMPANY)" نامی کمپنی کے بارے میں دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی میں متعدد بار غور وفکر کیا جا چکا ہے، جس کے نتیجہ میں یہ بات واضح ہوئی ہے کہ مذکورہ کمپنی کے طریقۂ کار میں سود اور اس جیسی متعدد خرابیاں پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے مذکورہ کمپنی کا طریقۂ کار شرعاً جائز نہیں ہے، لہٰذا مذکورہ کمپنی کے ساتھ کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

﴿۲﴾......سوال کے ساتھ مذکورہ کمپنی کے کاروبار کے جائز ہونے سے متعلق جو جواب منسلک کیا گیا ہے یہ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ نہیں ہے، اس میں غلط بیانی اور جعل سازی کر کے اس کو دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جو کہ دھوکہ دہی اور سراسر جھوٹ ہے، اور مذکورہ کمپنی کے کاروبار کو جائز اور درست ظاہر کرنے کے لئے منسلکہ تحریر کو استعمال کرنا شرعی لحاظ سے حرام اور قانوناً جرم ہے، اور سوال کے ساتھ "پے ڈائمنڈ (PAY DIAMOND COMPANY)" کے بارے میں منسلکہ تحریر پر جو فتویٰ نمبر درج ہے جامعہ دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء سے اس کے بارے میں ناجائز ہونے کا فتویٰ جاری کیا گیا ہے، اس نمبر کے اصل فتویٰ کی کاپی جواب کے ساتھ منسلک ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۶/جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ

۶/مارچ ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۳۹/۶/۱۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۳۹/۶/۱۸ھ
07-03-2018

الجواب صحیح
۱۴۳۹/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح
عبد المنعم
۱۴۳۹/۶/۱۹ھ

مفتی

مفتی

www.facebook.com/m.asim1080

جعلی فتوی

سوال میں ذکر کردہ تفصیلا گر درست ہے اور مذکورہ کمپنی (Pay Diamond) پے ڈائمنڈ کا اصل مقصد ہیرو کی تجارت ہے لیکن ایجنسی کے ذریعے کاروبار کو وسعت دینے کے لیئے اس نے مارکیٹنگ سسٹم بھی شروع کر ہے نیز کمپنی کمیشن ایجنٹ کو جس قیمت میں ہیرا دیتی ہے اگر مارکیٹ میں ہیرے کی یہی قیمت ہو یہ اس زائد ہو جیسا کے سوال میں اسکی تصریح کی ہے اور اس صورت میں اس کاروبار میں شرعی قباحت کوئی نہیں اس لیے یہ کاروبار جائز ہے اس میں شمولیت درست ہے۔

جعلی فتوی

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۳۹/۳/۲۸ھ
16-12-2017

مفتی

الجواب صحیح
۱۴۳۹/۳/۲۷ھ

دار الافتاء

الجواب صحیح
۱۴۳۹/۳/۲۸ھ

www.facebook.com/m.asim1080

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

موجودہ زمانہ میں نیٹ ورک مارکیٹنگ یا ملٹی لیول مارکیٹنگ کے طریقۂ کار پر جو کمپنیاں کام کرتی ہیں عام طور پر ان کمپنیوں کا اصل مقصد مصنوعات کی خرید و فروخت نہیں ہوتا، بلکہ کمپنی کوئی چیز حیلہ کے طور پر فروخت کرنے کے لئے درمیان میں رکھ دیتی ہے، اور پھر کم قیمت کی چیز زیادہ قیمت میں فروخت کرتی ہے، اور ساتھ ساتھ آگے مزید ممبر بنا کر اس پر کمیشن دینے کی پیش کش کرتی ہے، چنانچہ لوگ اس کمیشن کی لالچ میں کم قیمت کی چیز زیادہ قیمت میں خرید لیتے ہیں، تو ایسی صورت میں قمار (جوئے) کی خرابی لازم آتی ہے، کیونکہ یہ شرعاً قمار (جوئے) کی ایک شکل ہے۔

اسی طرح مذکورہ سسٹم پر کام کرنے والی کمپنیوں کے طریقۂ کار میں عام طور پر مذکورہ خرابی کے علاوہ مزید متعدد شرعی خرابیاں پائی جاتی ہیں، جس کی بناء پر ایسی کمپنیوں کے معاملات عام طور پر شرعی اعتبار سے جائز نہیں ہوتے۔

جہاں تک مذکورہ "PAY DIAMOND COMPANY" نامی نیٹ ورک مارکیٹنگ کمپنی کے کاروبار کے جائز یا ناجائز ہونے کا معاملہ ہے تو سوال میں ذکر کردہ تفصیلات کے مطابق مذکورہ معاملہ میں متعدد شرعی خرابیاں موجود ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ مذکورہ صورت میں جس چیز کی بکنگ کرائی گئی ہے اس کے تیار ہو کر قبضہ میں آنے سے پہلے گاہک کی طرف سے ادا کی گئی کل رقم پچیس ہفتوں میں مذکورہ کمپنی کا گاہک کو واپس کرنا مشروط اور قرض کی واپسی ہے جس پر اضافہ سود ہے اور حرام ہے، لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۔ مذکورہ معاملہ میں قیمت نقد اور خریدی گئی پروڈکٹ ادھار ہوتی ہے، لہذا مذکورہ معاملہ کی فقہی تکییف سلم یا استصناع کی جاسکتی ہے، لیکن سَلَم ہو نہیں سکتا، کیونکہ ہیرے کے اندر عقدِ سَلَم جائز نہیں ہے، اور استصناع کی صورت میں فروخت کنندہ مذکورہ کمپنی کا پچیس ہفتوں میں ہیرا تیار کرنے کے بعد گاہک (کسٹمر) کو قبضہ دینے سے پہلے مذکورہ ہیرا فروخت کر کے نفع گاہک کو دینا شرعاً درست نہیں، کیونکہ استصناع کے اندر یہ ضروری ہے کہ جس چیز کا آرڈر دیا گیا ہے وہ تیار ہونے کے بعد بکنگ کرانے والے شخص کے قبضہ میں آجائے، اور پھر اس میں کسی بھی قسم کا تصرف ہو، لہذا ہیرا قبضہ میں آنے سے پہلے فروخت کر کے نفع دینا شرعاً جائز نہیں ہے۔

نیز ہماری معلومات کے مطابق نیٹ ورک مارکیٹنگ کے طریقۂ کار کو حکومتِ پاکستان کے ذمہ دار ادارہ ریگولیٹی اتھارٹی SECP کی طرف سے غیر قانونی قرار دیا گیا ہے، اور اس طریقۂ کار پر کام کرنے والی کمپنیوں پر پابندی عائد کی ہے، لہذا اس پابندی کی بناء پر بھی مذکورہ کمپنی کے کاروبار میں شریک ہونا یا کمیشن ایجنٹ بننا شرعاً جائز نہیں ہے۔

(مأخذہ تبویب ۱۵/۱۰۵۵)

دار الافتاء

www.facebook.com/m.asim1080

فى فقه البيوع (٢ / ١١٦١) :

ولايجوز السلم فى عدديات المتفاوتة من الجواهر واللآلى والجلود لأنه لايمكن ضبطها بالوصف۔

وفى فقه البيوع أيضاً (٢ / ١١٦٤) :

والمصنوع قبل التسليم ملك للصانع، ولهذا يجوز له أن يبيعه من غيره قبل أن يقبله المستصنع، بشرط أن يتمكن الصانع من تسليم مثله الى المستصنع فى موعده، فان لم يتمكن لايجوز بيعه الىٰ غير المستصنع ۔۔۔ وقد مرّ ترجيح أن الاستصناع عقد لازم ۔ ۔۔۔وبما أن المصنوع ملك للصانع وليس ملكاً للمستصنع قبل التسليم فلايجوز للمستصنع أن يبيعه قبل أن يسلم اليه ۔ واللّٰه سبحانه وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴ ربیع الأول ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲۷ / ۳ / ۱۴۳۹ھ
16-12-2017

الجواب صحیح
۲۷ / ۳ / ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
عبد المنان
۲۸ / ۳ / ۱۴۳۹ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹۳۷/۵۳
۲۹/۳/۱۴۳۹ھ
۱۸/۱۲/۲۰۱۷

مفتی

www.facebook.com/m.asim1080